جلد ۵۳/۱۸ | ۹ ظہور ۱۳۴۳ ہش ۲۸ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۹ اگست ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ اگست بوقت ۸½ بجے صبح

ہلکا نزلہ ہے اور حرارت بھی ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

امین اللّٰھم امین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں حضور قلب سے عبادت بجا لانے کی اہمیت واضح کرنے کے بعد مواعظ حسنہ سے استفادہ کے طریق پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اگر وعظ سننے سے دل میں ذوق و شوق اور مسابقت بالخیرات کی روح پیدا نہ ہو تو انسان کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے۔ اور دعاؤں کے ذریعہ خدا سے نیکیوں کی توفیق چاہے۔

ڈھاکہ۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ کمر درد بیمار ہیں۔ آج کل تکلیف زیادہ ہے ڈاکٹرز نے پیٹ کے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔

مری ۸ اگست۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم آجکل مری میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت عرق النسا اور دیگر عوارض کی وجہ سے ناساز ہے۔ کمزوری زیادہ ہوگئی ہے۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بزدل اور بے وفا جو خدا تعالےٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا کسی کام کا نہیں ہوتا

ساری قیمت اور شرف وفا کے ساتھ مشروط ہے یعنی یہ کہ انسان اپنے آپکو وفادار ثابت کرے

"نامرد، بزدل، بے وفا جو خدا تعالےٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے۔ اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بناء پر ملا؟ قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا ہے۔ ابراھیم الذی وفّٰی، ابراہیم وہ جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی۔ آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ کے لئے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ خدا تعالےٰ نے کہا کہ اپنی بیوی کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ آ۔ انہوں نے فی الفور اس کو قبول کر لیا۔ ہر ایک ابتلاء کو انہوں نے اس طرح پر قبول کر لیا کہ گویا عاشق اللہ تھا۔ درمیان میں کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسی طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتلاء پیش آئے۔ خویش و اقارب نے مل کر ہر قسم کی ترغیب دی کہ اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم دینے کو تیار ہیں اور اگر آپ بادشاہت چاہتے ہیں تو اپنا بادشاہ بنا لینے کو تیار ہیں۔ اگر بیویوں کی ضرورت ہے تو خوبصورت بیویاں دینے کو موجود ہیں مگر آپ کا جواب یہی تھا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے تمہارے شرک کے دور کرنے کے واسطے مامور کیا ہے۔ جو مصیبت اور تکلیف تم دینی چاہتے ہو دے لو میں اس سے رک نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ کام جب خدا تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے پھر دنیا کی کوئی ترغیب اور خوف مجھ کو اس سے ہٹا نہیں سکتا۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۶۱ و ۲۶۲)

مشرقی افریقہ سے دو مبلغین اسلام کی مراجعت

ربوہ ۸ اگست۔ مبلغین اسلام مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل اور مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں میں تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۷ اگست بروز جمعہ شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر ہر دو مجاہدین اسلام کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے انہیں پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کر کے انہیں ان کی کامیاب مراجعت پر مبارکباد دی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ امین

راولپنڈی کی سبقت

— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید —

وقف جدید کی طرف سے "ایک ہزار روپیہ یا زائد" کے عنوان سے کے تحت جو تحریک کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں سب سے پہلے راولپنڈی کے ایک مخلص دوست نے بشرط توفیق تمام عمر اس تحریک میں حصہ لینے کا عہد فرمایا ہے۔ ان کا وعدہ ایک ہزار کی بجائے ۱۲۰۰ روپیہ سالانہ کا ہے۔ احباب جماعت سے ملتجی ہوں کہ ان کو اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص ایمان اور اموال میں برکت دے۔ اور اس سے بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے۔ امین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ اگست ۶۴ء

انّ الشرک لظلم عظیم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنی ذات کے متعلق فرماتا ہے:۔

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ
کفواً احد۔

یعنی کہہ دے کہ وہ یعنی خدا تعالیٰ احد ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا ہے اور اس کی کفو یعنی کوئی ہمسر نہیں ہے۔

یہ شان رب کریم ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ کفار اور عیسائیت پر اسلام کا سب سے بڑا اعتراض یہی ہے کہ وہ ارباب من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں معبود بنا لیتے ہیں۔ تمام قرآن کریم شرک کی تردید سے بھرا پڑا ہے۔ الغرض اسلام نے ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کیا ہے کہ

لا شریک لہ

یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی امر میں بھی کوئی فی الواقعہ شریک نہیں ہے۔ الغرض یہ صفت بھی کہ وہ لا شریک ہے صرف ذات باری تعالیٰ ہی کی منفرد صفت ہے۔ اس صفت میں بھی غیر اللہ شامل نہیں ہو سکتا۔ ہم کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے سوا لاشریک لہ نہیں کہہ سکتے۔ فرقۂ وہابیہ بھی سختی سے اس بات کا قائل ہے کہ کوئی چیز کسی امر میں بھی اللہ تعالیٰ کی شریک نہیں۔

قرآن کریم نے اس امر کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ لوگوں نے جو اپنے نبیوں کو خدا تعالیٰ یا خدا کا بیٹا بنا لیا ہے یہ بڑا ظلم ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے خطبہ میں اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ دوسروں کی طرح جنہوں نے اپنے رسولوں اور نبیوں کو اپنا معبود بنا لیا ہے تم بھی کہیں ایسا نہ کرنا۔

جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے تو سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا اس کا ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ جو سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ وہ یعنی ان کا معبود فوت ہو گیا ہے۔ مگر جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ جان لیں کہ وہ حیّ یعنی زندہ ہے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول بڑا پُر معنی ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں وہ اس قول سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ عیسائیوں نے حیاتِ مسیح کے غلط عقیدہ کی آڑ لے کر ہی مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مہم جاری کر رکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ (سیدنا حضرت) "محمد" (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) بشر تھے اس لئے وفات پا گئے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام "خدا" تھے اس لئے وہ حیّ یعنی زندہ ہیں۔ لہٰذا مسلمان اگر عیسائیوں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو انہیں جلد از جلد یہ عقیدہ جو سراسر غیر اسلامی ہے ترک کر دینا چاہیئے۔ ورنہ عیسائی اس عقیدہ کی بناء پر مسلمانوں کو بہکاتے چلے جائیں گے۔

یہ تو خیر جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جو ہم یہاں کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ شرک اسلام میں سخت گناہ ہے بلکہ سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور کسی بشر کو اللہ تعالیٰ کی اس منفرد صفت میں شریک کرنا بھی شرک ہی کے مترادف ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ:۔

"شرک فی الرسالت (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی دوسرے نبی کو شریک رسالت تصور کرنا، قادیانیت کی دعوت یہی ہے۔ امتی نبی، بروزی نبی، جمال محمدی کا مظہر ہونے اور مرزا غلام احمد کی صورت میں (نعوذ باللہ من ذالک) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کا ظہور، یہ تمام اصطلاحات صراحتاً شرک فی الرسالت کی تعریف میں آتی ہیں۔"

(المنبر ۲۴/۷ ۳۱ ص۵)

لاشریک لہٗ صرف خدا تعالیٰ کی صفت ہے یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان کا کلمہ طیبہ یہ ہے کہ

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ
وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد
ان محمداً عبدہٗ ورسولہ

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں جو واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق (سیدنا حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

ہم "المنبر" کے ایڈیٹر جو عقیدۃً پرلے درجے کے کٹر وہابی ہیں پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ "شرک فی الرسالت"، کس شریعت کی اصطلاح ہے؟۔ قرآن اور حدیث کا حوالہ پیش کریں کسی امام یا مجدد کا حوالہ پیش کریں جس نے یہ اصطلاح استعمال کی ہو۔ سوا اس کے کہ یہ کہا جائے کہ نعوذ باللہ اسلام کی جڑ کاٹنے والی اصطلاح ایڈیٹر المنبر کی ایجاد بندہ ہے۔ اگرچہ سخت گندہ ہے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

بندہ خدا! احمدیت کی مخاصمت میں آپ اتنی دور نہ نکل جائیے کہ اسلام ہی کی جڑ (نعوذ باللہ) اکھاڑ کر رکھ دیں۔ اسلام کی بنیاد تو اسی اصول پر ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے وہ بے نیاز ہے۔ اس کو کسی نے نہیں جنا اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور اس کا کوئی ہمسر یعنی شریک نہیں مگر قرآن وسنت میں یہ کہیں نہیں آیا کہ (سیدنا حضرت) محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بھی یہی صفت ہے بلکہ قرآن کریم میں تو صاف صاف لفظوں میں کہا گیا ہے کہ

قل انما انا بشرٌ مثلکم
یوحیٰ الیہ۔

قرآن کریم میں تو آپ کی یہ صفت بیان کی گئی ہے:۔

انّا اعطینٰک الکوثر فصلِّ
لربّک وانحر انّ شانئک
ھو الابتر۔

یعنی ہم نے تجھ کو کثرت اولاد عطا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور قربانی دے بالتحقیق تیرا دشمن لنڈورا یعنی لاولد ہے۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی تو آپ سے پہلے ہو چکے ہیں اگر آپ کے فیض سے آپ کے بعد کوئی نبی آئے تو اس کو شرک فی النبوت کا مرتکب کیسے گردانا جا سکتا ہے۔

اگرچہ ہم "شرک فی الرسالت" کی اصطلاح کو غیر اسلامی اور شر انگیز بلکہ مشرکانہ اور کافرانہ سمجھتے ہیں تاہم ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی ع

ہر نبوت را بروشد اختتام

اللہ تعالیٰ نے نبوت کے تمام افضال وکمالات سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں جمع کر دئے ہیں۔ آپ کے بعد اب کوئی نیا یا پرانا مستقل نبی نہیں آ سکتا البتہ آپ کی نبوت کو اجاگر کرنے آپ کی نبوت ہی کی تبلیغ کے لئے ایسے انسان مبعوث ہو سکتے ہیں جن کو آپ کی نبوت سے فیض دیا جاتا ہے۔ چنانچہ تمام مجددین کو یہ فیض حاصل رہا ہے۔ البتہ نبی کا نام صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا ہے۔ المنبر کے ایڈیٹر صاحب کے گھر سے ہی ہم مندرجہ ذیل حوالے پیش کرتے ہیں:۔

"مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اپنی تصنیف منیف "رسالہ مفیدہ وعجیبہ در تحقیق واثبات معنی ختم نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تحذیر الناس میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اوّل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخرِ زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

پھر مقام مدح میں ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ اس کے نیچے حاشیہ میں مرقوم ہے:۔

"یعنی آیۂ کریمہ میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اوّل اس کے معنے سمجھنے چاہئیں یعنی عوام کا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم فقط اس معنے سے خاتم النبیین ہیں کہ آپ سب سے آخری نبی ہیں یعنی یہ عوام کا خیال ہے جس میں حضور صلعم کی فضیلت کما حقہٗ کا اظہار نہیں ہوتا ہے۔ عوام کے اس کے مطابق یعنی تقدم وتاخر زمانی سے آنحضرت صلعم کے لئے بالذات کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں ہوتی ہے حالانکہ منطوق قرآن بیان فضیلتِ کاملہ کے لئے ہے۔ لہٰذا خاتم النبیین کے ایسے معنے لینے چاہئیں کہ جس سے پورے طور پر کامل واکمل فضیلت محمدی صلعم ثابت ہو۔" (تحذیر الناس ص۲ از افاضات حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہٗ العزیز بانی دار العلوم دیوبند جسے مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے اپنے کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا۔ مورخہ ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۹ء) ----

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص۲۸)

(ماہنامہ رفتار زمانہ ستمبر واکتوبر ۱۹۶۳ء ص۲)

اس طرح شرک فی النبوت کے بارے میں احمدی اور وہابی ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔

اگر مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ایسی نبوت کا ہے جو ان حوالوں کی رو سے جائز ہے تو اس کو کوئی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں دعوے نبوت کس طرح کہہ سکتا ہے اور اس پر شرک فی النبوت کی غیر اسلامی اصطلاح کس طرح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ عمرہٗ کے عہد خلافت میں

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز نظارے

(شیخ خورشید احمد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع الشموس طالعہ کا مقدس وجود اور آپ کی عظیم الشان موعود خلافت جماعت احمدیہ کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ ایک بڑا اور بہت ہی بڑا روحانی انعام ہے۔ جس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔ جس آسمانی وجود کی بشارت متعدد مامور نبی اور بزرگان سلف کے علاوہ خود سرور کائنات سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دی ہو اور پھر جس مقدس وجود کو اس زمانہ کے مامور کے الہامات میں اللہ تعالیٰ نے "مسیحی نفس" اور "کلمۃ اللہ" قرار دیا ہو۔ اس کی اہمیت اور عظمت میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی "یتزوج و یولد لہ" کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مسیح موعود کی خاص علامتوں میں لکھا ہے کہ ...... وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی" ...... یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل میں سے ایک شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موعود خلافت کی اہمیت کا ایک پہلو اللہ تعالیٰ کی وہ فعلی شہادت بھی ہے جس نے گزشتہ پچاس برس تک متواتر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ خلافت اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کی حامل ہے اور اس کے ذریعہ وہ شرطیں اور علامتیں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خلافت حقہ کے لئے بطور معیار بیان فرمائی ہیں۔

خلافت حقہ کی دو واضح علامات

اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیت استخلاف میں خلافت حقہ کی دو بڑی علامتوں اور نشانات کا ذکر کیا ہے فرمایا

ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔

یعنی اللہ تعالیٰ خلفائے حق کے دین کو مضبوطی کے ساتھ قائم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل دیگا۔

گویا اللہ تعالیٰ نے خلافت حقہ کی یہ دو علامتیں مقرر فرمائی ہیں کہ:-

(۱) اس کے ذریعہ دین کو غیر معمولی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا میں مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔

(۲) مومنوں کا خوف امن و راحت میں بدل جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو ایک ایسے حصار عافیت میں پاتے ہیں۔ جہاں پر وہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ و مصئون ہوتے ہیں

اب اگر ہم واقعاتی لحاظ سے جائزہ لیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ یہ دونوں علامتیں خلافت ثانیہ کے ذریعہ سے نہایت معجزانہ رنگ میں پوری ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس خلافت کے ذریعہ سے اسلام کو اکناف عالم میں پھیلایا۔ اور جماعت کو نہایت مستحکم بنیادوں پر استوار کیا۔ اور جب بھی اس پر خوف کے دن آتے رہے وہ ہمیشہ امن و راحت سے بدلتے رہے۔

اشاعت اسلام اور جماعتی استحکام

اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور دین کو مستحکم کرنے کی جو توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو خلافت ثانیہ کے ذریعہ سے عطا فرمائی وہ اتنی نمایاں اتنی ممتاز اور اتنی شاندار ہے کہ اسے دیکھ کر مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ

"اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔" (اخبار الفتح مصر)

۲۶ مئی کو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ اس وقت جماعت کی حالت یہ تھی۔ کہ اس کا کوئی ایک بھی مشن بیرونی ممالک میں موجود نہ تھا۔ وہ ابھی کسی ایک بھی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ شائع نہ کر سکی تھی۔ اس کی تعداد کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں جو آخری جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء میں منعقد ہوا۔ اس میں شریک ہونے والوں کی تعداد صرف سات سو تھی (الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۰۷ء) لیکن آج یہ حالت ہے کہ یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے ساٹھ کے قریب اہم ممالک میں جماعت کے منظم تبلیغی مشن قائم ہیں۔ ان مشنوں کے تحت کم و بیش پانچ صد جماعتیں بیرونی ممالک میں قائم ہو چکی ہیں۔ اور ان میں ۱۸۰ مبلغ تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ تین صد سے زائد مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ انگریزی۔ ڈچ۔ سواحیلی اور جرمنی زبان میں قرآن پاک کے تراجم شائع کئے جا چکے ہیں۔ صرف بیرونی ممالک میں اس وقت جماعت احمدیہ کے چودہ اخبارات و رسائل جاری ہیں۔ جن میں سے سات انگریزی میں ایک ملائی اور باقی عربی سواحیلی تامل اور سیلی زبان میں شائع ہوتے ہیں۔ اس تمام تبلیغی مساعی پر جماعت ہر سال جو خرچ کرتی ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف سنہ ۶۵-۱۹۶۴ میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ نے ساڑھے ۳۲ لاکھ روپے کا بجٹ منظور کیا ہے۔

یہ تو تھی جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفصیل اس عرصہ میں تعداد کے لحاظ سے جماعت نے جو استحکام حاصل کیا۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ وہی جماعت جس کے جلسہ سالانہ پر قیام خلافت سے قبل سات سو سے زیادہ اشخاص شریک نہ ہوتے تھے۔ آج اس کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ پہونچ چکی ہے۔ گویا خلافت احمدیہ کے قیام کے بعد ہر جہت سے جماعت نے ترقی کی۔ اور دین کو استحکام حاصل ہوا۔

منکرین خلافت کا اعتراف

ممکن ہے بعض لوگوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو کہ اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ یہ ترقی اور استحکام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت عہد خلافت کا ہی نتیجہ ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا اندازہ ان لوگوں کے کام اور رفتار ترقی سے موازنہ کرنے سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو جماعت احمدیہ ہی کا حصہ تھے۔ مگر خلافت ثانیہ کے منکر ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنا الگ نظام قائم کر لیا۔ یہ لوگ ۱۹۱۴ء میں خلافت سے الگ ہوئے۔ اس وقت ان کا دعوےٰ یہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی مشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے۔" (پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء) لیکن آہستہ آہستہ ان کی حالت یہاں تک پہونچ گئی کہ انہیں خود یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ سوائے معدودے چند اشخاص کے میاں صاحب (یعنی حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ساتھ ساری جماعت ہے۔ (ڈاکٹر بشارت احمد صاحب)

اگر کام کے لحاظ سے بھی جائزہ لیا جائے تو وابستگان خلافت کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کی جو تبلیغ ہوئی۔ اس کا عشر عشیر بھی وہ لوگ نہیں کر سکے جس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔

"جماعت احمدیہ کو خلافت حقہ سے وابستگی کی وجہ سے ہی اسلام کی خدمت کرنے اور نمایاں طور پر ترقی کرنے کی توفیق ملی۔ اور اس طرح استحکام دین کی وہ علامت اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی جس کا ذکر آیت استخلاف میں کیا گیا ہے۔

دوسری علامت کا عملی ظہور

دوسری علامت جو آیت استخلاف میں بتائی گئی تھی وہ یہ تھی کہ خلافت حقہ کے ذریعہ سے مومنین کا خوف امن میں تبدیل ہو جاتا ہے سو یہ علامت بھی خلافت ثانیہ کے ذریعہ اتنی واضح اور نمایاں طور پر بار بار اور مسلسل پوری ہوتی چلی گئی ہے۔ کہ کوئی ہوشمند انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کی وجہ سے جماعت کی جو حالت تھی وہ حضور علیہ السلام ہی کے قلم سے نکلے ہوئے ان الفاظ کے عین مطابق تھی کہ:-

"نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔" (الوصیت)

اس وقت جماعت کی حالت کیا تھی۔ اس کا نقشہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے یوں رقم فرمایا ہے کہ

"جماعت کے لئے یہ فوری دھکا ایک بڑے زلزلہ سے کم نہیں تھا۔ ... اس خبر نے جماعت کو غم سے دیوانہ کر دیا دنیا ان کی نظر میں اندھیر ہو گئی۔ ہر دل غم سے لپٹا جاتا تھا۔ اور ہر آنکھ اپنے محبوب کی جدائی میں اشکبار تھی اور ہر سینہ سوزش ہجر سے جل رہا تھا ... اکثر ایسے تھے کہ بچوں کی طرح بلک

ہلاک کر رہے تھے"

(رسالہ احمدیہ صفحہ ۱۸۴ - ۱۸۵)

یہ تو تھی جماعت کی کیفیت۔ ادھر مخالفین کی یہ حالت تھی کہ وہ فی الحقیقت زوروں میں تھے اور برملا اس امر کا اظہار کر رہے تھے کہ یہ جماعت اب ہمیشہ کے لئے نابود ہو جائے گی۔ لیکن عین اس وقت اللہ تعالےٰ نے خلافت کو قائم کر کے تمام جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اس طرح خوف کی حالت امن و سکینت میں بدل گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بزرگ اور مقرب صحابی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"ان حالات میں خدا نے رحم فرما کر قدرت ثانیہ (خلافت) کا ظہور فرمایا جس سے ایک تسلی سکون اور اطمینان پیدا ہوا۔ تمام لوگ مطمئن ہو کر گویا ایک پہاڑ کا بوجھ اٹھ جانے کی طرح ہلکے پھلکے اور خدا کی مرضی پر راضی اور خوشی، اپنے آقا امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجتے خاندان کے لئے دعائیں کرتے ہوئے گھروں کو لوٹے"

(الحکم جوبلی نمبر)

خلافت ثانیہ کے عہد میں جماعت احمدیہ پر خوف و حزن کے کئی نازک وقت آئے اندرونی اور بیرونی طور پر کئی ایسے شدید فتنے بپا ہوئے جنہیں دیکھ کر بظاہر یہی معلوم ہوتا تھا کہ اب جماعت ختم ہو جائے گی۔ لیکن ہر موقعہ پر اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ برحق نے ببانگ دہل یہ اعلان کر دیا کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے یہ فتنے ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہر نازک وقت کے بعد نہایت معجزانہ طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے تائید و نصرت ظاہر ہوئی جس نے مومنوں کے خوف کو سکینت اور خوشی میں بدل دیا۔ اور جماعت پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرنے لگی۔ ۱۹۱۴ء میں جب اکابر غیر مبائعین نے جن کا صدر انجمن احمدیہ کے کلیدی عہدوں پر قبضہ تھا خلافت سے انکار کیا۔ تو وہ وقت جماعت کے لئے ایک زلزلہ عظیمہ سے کم نہ تھا۔ لیکن جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور خلیفہ برحق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے عین اس نازک وقت میں یہ اعلان کیا کہ

"خدا نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں تجھے کامیاب کروں گا"

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

"میں بے یار و مددگار ہوں مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا"

(الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء)

چنانچہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ ۱۹۳۴ء میں جب احرار نے یورش کی تو اس وقت بھی بظاہر یہی نظر آرہا تھا کہ اب جماعت کے لئے کوئی جائے امان نہیں۔ لیکن عین اس وقت ہمارے خلیفہ برحق نے یہ اعلان کیا کہ:-

"میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں"

۲- "کشتی احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پرخطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں"

(خطبہ جمعہ از فاروق ۱۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

اس اعلان کے کچھ عرصہ بعد ہی دنیا نے دیکھ لیا کہ کس طرح احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلی اور کشتی احمدیت سلامتی کے ساتھ ان پرخطر چٹانوں میں سے نکل گئی۔

تقسیم ملک کے وقت قادیان سے ہجرت کی وجہ سے جماعت پر بڑا بھاری ابتلاء آیا۔ لیکن چشم فلک نے دیکھا کہ یہی ابتلاء جو دوسروں کے لئے تباہی و بربادی کا پیغام لے کر آیا ہمارے لئے ترقی کی نئی راہوں کو کھولنے والا ثابت ہوا۔ اور جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ وسیع پیمانے پر ایک نیا اور شاندار مرکز قائم کرنے اور تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی توفیق ملی۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں تو بڑے بڑے زیرک اور دیدہ ور اشخاص یہ سمجھنے لگے تھے کہ اب اس جماعت کے لئے زندہ رہنے کی کوئی صورت نہیں رہی لیکن عین اس وقت جب کہ یہ فسادات اپنی پوری شدت پر تھے ہمارے امام اور خلیفہ برحق نے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ:-

"احمدیت خدا تعالےٰ کی قائم کی ہوئی ہے۔ اگر یہ لوگ جیت گئے تو ہم جھوٹے ہیں لیکن اگر ہم سچے ہیں تو یہی لوگ ہاریں گے"

(الفضل ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء)

اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہمارے قادر و توانا خدا نے ہماری مدد کی اور ہمارے خوف کو امن و سکینت میں بدل ڈالا۔ یہ تمام واقعات اس امر کی کھلی اور ناقابل تردید شہادت پیش کرتے ہیں کہ ہر قدم اور ہر مرحلہ پر ہمارے آسمانی آقا نے ہماری تائید و نصرت فرمائی اور ہمارے خوف کو امن میں بدل کر یہ ثابت کر دکھایا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعے جو خلافت قائم کی گئی فی الحقیقت وہ خلافت حقہ ہے۔

توحید حقیقی کا قیام

آیت استخلاف میں خلفاء کے اس امتیازی نشان کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ وہ موحد کامل ہوں گے اور ہر قسم کے شرک سے کلی مجتنب رہنے والے ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا:-

یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا۔

یعنی وہ میری ہی عبادت کرینگے اور کسی قسم کا شرک نہیں کرینگے۔

یہ علامت بھی خلافت ثانیہ میں پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہے۔

زبان سے تو ہر شخص توحید کا اقرار کر سکتا ہے لیکن توحید پر حقیقی ایمان کا پتہ اس وقت چلتا ہے جبکہ ہر طرف سے مشکلات اور مصائب کا ہجوم ہو پریشانی تفکرات اور غم و اندوہ کے بادل منڈلا رہے ہوں امید کی کوئی شعاع بظاہر نظر نہ آتی ہو۔ ان حالات میں جو انسان دنیا کی کسی قوت سے مرعوب نہ ہو اور اپنی تمام امنگوں اور امیدوں کو پورے یقین کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ ہی کی ہستی سے وابستہ رکھے یقینًا ایسا شخص ہی حقیقی معنوں میں موحد کہلا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا سطور میں فتنوں کی جو مثالیں عرض کی گئی ہیں ان میں سے ہر ایک بتاتی ہے کہ ہمارے خلیفہ برحق توحید پر ایمان کے کس بلند مقام پر فائز ہیں۔ مخالفتوں اور عداوتوں کے خطرناک سے خطرناک طوفانوں میں بھی حضور نے ایمان باللہ کا شاندار نمونہ دکھایا اور پھر اپنی جماعت کو بھی اسی نمونہ کی تقلید کرنے کی تعلیم و تلقین فرمائی۔

اعتقادی طور پر بھی آپ نے اپنی جماعت کو شرک کی باریک در باریک راہوں سے بچانے کی کامیاب کوشش فرمائی۔ بطور نمونہ صرف ایک مثال عرض کی جاتی ہے۔

(۱) ایک دفعہ ایک جماعتی تعلیمی ادارہ کے رسالہ میں ایک نظم شائع ہوئی جس کے ایک شعر میں یہ مضمون تھا کہ "میں ہی نہیں بلکہ میری طرح اور بھی بہت سے محمود کے پرستار ہیں"! جب آپ کی نظر سے یہ نظم گذری تو آپ نے ایک مضمون خذوا التوحید خذوا التوحید یا ابناء الفارس کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا اس میں حضور نے تحریر فرمایا:-

"مجھے یہ لفظ (یعنی "پرستار") دیکھ کر سخت صدمہ ہوا اور اب تک میرا دل اس سے تکلیف محسوس کر رہا ہے میں نے رسالہ کے منتظمین سے اس کی شکایت کی تو رسالہ کے نگران استاد نے یہ جواب دیا کہ لغت میں ... پسند کرنے اور قدر کرنے کے معنوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے اول تو میں اسے صحیح تسلیم نہیں کرتا ... لیکن اگر بفرض محال اسے تسلیم بھی کر لیا جائے ... تب بھی ایک سچے مومن کا فرض ہے کہ ایسے لفظ کو جو اصل میں عبادت کے لئے وضع ہوا ... ہم خدا تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص رکھیں"

مضمون کے آخر میں حضور نے تحریر فرمایا:-

"ہمارا سب سے قیمتی موتی خلیفہ نہیں مسیح موعود بھی نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی نہیں ہمارا سب سے قیمتی موتی توحید پر ایمان ہے کسی اور کی محبت خواہ وہ کتنی ہی پاک کیوں نہ ہو ہمارے اس محبت پر غالب نہیں آنی چاہیئے۔ ہمیں اپنی توحید کی اس سے ہزاروں درجے بڑھ کر غیرت ہونی چاہیئے جتنی ایک غیور شخص کو اپنے ننگ و ناموس کی ہوتی ہے"

(تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین قادیان سالنامہ ۱۹۳۳ء)

ذرا سوچئے اور غور کیجئے قیام توحید کے لئے کتنی احتیاط کتنے فکر اور کتنی غیرت کا اظہار حضور نے فرمایا یہ احتیاط اور یہ غیرت موجودہ زمانہ میں یقینًا عدیم المثال ہے اور حق یہ ہے کہ اس کا اظہار وہ خلفائے برحق ہی کر سکتے تھے جو مقام توحید اس کے لوازمات اور اس کی باریک در باریک راہوں کا علم رکھتے ہیں ان کے سوا اور کسی میں بھلا یہ مقدرت کہاں کہ وہ اتنی حزم و احتیاط کا ثبوت دے سکے۔

خلاصہ یہ کہ آیت استخلاف میں خلافت حقہ کی جو دو علامتیں بیان کی گئی تھیں وہ خلافت ثانیہ میں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہیں اور اس آیت میں خلفائے برحق کے جس امتیازی وصف کا ذکر کیا گیا ہے وہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے نمایاں طور پر موجود ہے جس سے آپ کی عظیم الشان خلافت کی اہمیت اور عظمت واضح ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بابرکت خلافت کی برکات سے کماحقہٗ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے؟

سورج اور اس کے تغیرات

(از مکرم حبیب اللہ خانصاحب ایم - ایس سی - ربوہ)

—(۲)—

زمین کے بارے میں اس وقت تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ اپنے مدار پر خلا میں گھوم رہی ہے لیکن تازہ انکشافات سے پتہ لگا ہے کہ ہم جس کو خلا کہتے ہیں وہ خلا نہیں ہے۔ بلکہ سورج کی فضا کا ہی تسلسل ہے اور زمین اس فضا کے انتہائی سرے پر گردش کر رہی ہے - یہ فضا اس جگہ اس قدر لطیف ہے کہ ہم آلات کے ذریعہ جو انتہائی خلا زمین پر پیدا کر سکتے ہیں یہ اس سے بھی زیادہ لطیف ہے مگر ہے ضرور۔

سورج کی فضا باریک ذرات کے ایک دھارے کی شکل میں اس کی سطح سے نکل کر مسلسل چاروں طرف پھیل رہی ہے۔ اس دھارے میں جو ذرات پائے جاتے ہیں وہ زیادہ تر پروٹانوں پر (جو ہائیڈروجن ایٹم کے مرکزی حصے یا مرکزے ہیں) اور الیکٹرانوں پر مشتمل ہیں۔ پروٹانوں پر مثبت برقی بار ہوتا ہے - اور وہ وزن میں ہائیڈروجن ایٹم کے برابر ہوتے ہیں لیکن الیکٹران زیادہ باریک ذرے ہیں جن پر منفی بار ہوتا ہے اور وہ وزن میں ہائیڈروجن ایٹم کا قریبًا دو ہزارواں حصہ ہوتے ہیں - سورج سے خارج ہونیوالے ذرات کے اس دھارے کو "شمسی ہوا" (solar wind) کے نام سے اب موسوم کیا جاتا ہے۔ اس ہوا کی موجودگی کا یقینی اور قطعی علم ان راکٹوں اور مصنوعی سیاروں کے ذریعہ ہوا ہے جو امریکہ اور روس نے خلا میں چھوڑے ہیں۔ عام حالات میں تو شمسی ہوا کے ذرات ۲۵۰ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے بیرونی فضا میں پھیلتے ہیں۔ لیکن جس وقت سورج پر سخت ہیجانی کیفیت برپا ہوتی ہے اس وقت ان ذرات کی رفتار بڑھ کر نو سو میل فی سیکنڈ تک پہنچ جاتی ہے -

شمسی ہوا کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ سورج کے مقناطیسی اثرات نظام شمسی میں اس سے بہت زیادہ دور تک پھیلے ہوئے ہیں جتنا کہ پہلے خیال کیا جاتا تھا۔ یہ اثرات ہماری زمین پر بھی ہر وقت اور مسلسل چھائے رہتے ہیں۔ سائنسی زبان میں ہم اس کو یوں بیان کرتے ہیں کہ زمین ہر وقت سورج کے مقناطیسی میدان میں ڈوبی رہتی ہے - بین الاقوامی پرسکون شمسی سال کی تنظیم شمسی ہوا، سورج کے مقناطیسی میدان اور اس روشنی اور حرارت اور ان شعاعوں کا مطالعہ کرے گی جو سورج سے زمین تک پہنچ رہی ہیں - اور یہ دیکھے گی کہ ان کے زمین پر کیا کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں - وہ امور جن کا اس تنظیم نے بطور خاص مطالعہ کرنا ہے - مندرجہ ذیل ہیں -

۱ - موسمیات

اس سلسلہ میں دیکھا جائے گا - کہ سورج میں جو ہیجانی کیفیت اور طوفانی دور آتے رہتے ہیں ان کا ہوا کے بالائی حصہ کی حرکت سے جو ۱۲ میل کی بلندی پر شروع ہوتا ہے باہمی کیا تعلق ہے - اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ہوا کے اس حصہ کے اجزاء میں کیمیائی لحاظ سے کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے - پھر یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ہوا کے اس حصہ کا زیریں حصہ سے کیا تعلق ہے - اور وہ کس حد تک بالائی تغیرات سے متاثر ہوتا ہے - راست پیمائش کے ذریعہ یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ شمسی اشعاع کس رفتار سے زمین تک پہنچ رہی ہے کیونکہ زمین کی آب و ہوا سے اس کا گہرا تعلق ہے - مثال کے طور پر اگر سورج سے آنے والی بالائے بنفشی شعاعوں کی مقدار میں تبدیلی واقع ہو جائے تو اس سے ہوا کے بالائی حصوں کے درجہ حرارت میں بڑا فرق پڑ جائے گا -

۲ - زمین کی مقناطیسیت

سورج کی سطح پر جو طوفان وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں ان کی وجہ سے زمین کے مقناطیسی میدان میں زبردست ہیجان پیدا ہوتا ہے جسے مقناطیسی طوفان کہتے ہیں - ان مقناطیسی طوفانوں کا مطالعہ تو ہوگا ہی لیکن ان کے علاوہ اس امر کی پیمائش کی جائے گی کہ عام حالات میں زمین کا مقناطیسی میدان کیسا ہے - بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ سورج پرسکون ہے - ایسی سکونی حالت میں جو نقشے مقناطیسی میدان کے بارے میں حاصل ہوں گے وہ یقینًا بہت مفید ثابت ہوں گے - زمین کے کئی حصے ایسے ہیں جہاں مقناطیسی اثرات کے بارے میں معلومات پورے طور پر ابھی تک حاصل نہیں کی گئیں - یہ وقت ایسا ہے جس میں اس طرف کافی توجہ کی جائے گی - اسکے علاوہ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ زمین کے اطراف جو جگہ ہے وہاں پر مقناطیسی کیفیات کا صحت کے ساتھ مطالعہ کیا جائے -

۳ - آرورا

قطب شمالی اور قطب جنوبی کے قریبی علاقوں میں غروب آفتاب کے بعد آسمان پر رنگ برنگ کے روشنی کے پردے یا جھالریں لٹکی ہوئی نظر آتی ہے - جو لحظہ بہ لحظہ اپنی کیفیت بدلتی رہتی ہے - یہ روشنی دونوں قطبوں کے قریب بیک وقت نمودار ہوتی ہے - یہ ایک عجیب پر کیف اور پر اسرار نظارہ ہوتا ہے جو سائنسدانوں کے لئے ابھی تک ایک سربستہ راز ہے - اتنا ضرور معلوم ہے کہ جب سورج کی سطح پر طوفان چھا جاتے ہیں تو اس روشنی کے ظہور میں تیزی اور تکرار پیدا ہو جاتی ہے - لیکن ابھی تک یہ نہیں پتہ لگا کہ ان طوفانوں سے یہ روشنی پیدا کیوں ہوتی ہے اور قطبین تک ہی کیوں محدود رہتی ہے - ان روشنیوں کے مطالعہ کے لئے خاص قسم کے کیمرے تیار کئے گئے ہیں تاکہ رات کے وقت جو کیفیت قطبین کے قریب سارے آسمان پر پیدا ہوتی ہے اس کی مکمل تصاویر لی جا سکیں - ان تصاویر سے آسمان کے مختلف حصوں میں آرورا کی کیفیت کا علم ہوگا اور اس امر کا بھی مطالعہ کیا جا سکے گا کہ اس کی کیفیت شمالی قطب اور جنوبی قطب کے پاس کس حد تک یکساں اور کس حد تک مختلف ہوتی ہے - تصاویر کے ذریعہ ہی دونوں جگہ کی روشنیوں کا باہم مقابلہ کیا جا سکتا ہے -

۴ - ہوائی چمک دمک

زمین کے اطراف جو ہوا کا غلاف موجود ہے اس کے بیرونی یا بالائی حصہ کے گرد ہائیڈروجن گیس کی ایک تہ موجود ہے جس میں ایک قسم کی چمک پائی جاتی ہے - جس کو ہوائی چمک کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے - یہ چمک مستقل نوعیت کی ہے اور تاریک ترین راتوں میں بھی موجود ہوتی ہے - اس چمک کا مطالعہ بھی ۱۹۶۵-۶۴ء کے مشاہدات کا ایک اہم جزو ہے - اس کی پیمائش سے ہائیڈروجن کی تہ کی کثافت اور درجہ حرارت کا علم ہو جائے گا یہ علم اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہماری ہوا کا جو حصہ زمین سے الگ ہو کر خلا کی وسعتوں میں کھو جاتا ہے اسکے اخراج کی رفتار کا ہائیڈروجن کی تہ کی کثافت اور اس کے درجہ حرارت سے گہرا تعلق ہے -

۵ - ہوا کا روانی خطہ

ہوا کا جو حصہ ۵۰ میل کی بلندی سے شروع ہو کر چھ سو میل کی بلندی تک پھیلا ہوا ہے - اگرچہ وہ بہت ہی لطیف ہے تاہم اس میں برقی بار والے ذرات پائے جاتے ہیں - یہ ذرات الیکٹرانوں اور روانوں (Ions) پر مشتمل ہیں - واضح رہے کہ کیمیائی مرکبات کا جو سب سے چھوٹا ٹکڑا ہوتا ہے اسے سالمہ (Molecule) کہتے ہیں - ہر سالمے کے دو حصے ہوتے ہیں - جن میں سے ایک پر مثبت بار ہوتا ہے اور دوسرے پر منفی - سالمے کے ان باردار حصوں کو روانیں (Ions) کہتے ہیں - ہوا کا یہ روانی خطہ ریڈیائی پیغامات کی ترسیل کے لئے نہایت درجہ اہم ہے - جس طرح ایک آئینے کی سطح پر پڑنے کے بعد روشنی کی لہریں منعکس ہو جاتی ہیں اور اپنی سمت بدل لیتی ہیں اسی طرح ریڈیائی لہریں جب ہوا کے اس خطے تک پہنچتی ہیں تو اس کو عبور نہیں کر سکتیں - اس سے ٹکرانے کے بعد وہ واپس نیچے کی طرف منعکس ہو جاتی ہیں - گویا ان لہروں کے لئے یہ خطہ ایک آئینہ کا کام دیتا ہے - زمین سے جو ریڈیائی لہریں اوپر کی طرف جاتی ہیں - وہ اس خطے سے ٹکرا کر واپس نیچے کی طرف مڑ جاتی ہیں -

ریڈیائی لہروں کا یہ انعکاس موسمی حالات، عرض بلد اور دن رات کے اوقات سے بدلتا رہتا ہے - اور پیغامات کی ترسیل پر بہت اثر انداز ہوتا ہے - اکثر لوگوں نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ جب موسم خراب ہو تو ریڈیو کی آوازیں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے -

مندرجہ بالا امور کے علاوہ ریڈیائی پیغامات کی ترسیل شمسی طوفانوں سے بھی بہت متاثر ہوتی ہے - ایسے زمانہ میں جب کہ سورج پرسکون ہے پیغامات کی ترسیل پر سورج سے آنے والے ذرات اور اس سے نکلنے والی اشعاع کے اثرات کا بڑی عمدگی سے مطالعہ کیا جا سکتا ہے - ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ سورج کی پرسکون حالت میں جو ریڈیائی لہریں دور دراز خلائی مقامات سے زمین کی طرف آتی رہتی ہیں ان کے لئے روانی خطہ کسی قدر زیادہ "شفاف" بن جاتا ہے - اور ان کو گذرنے دیتا ہے - اس امتیازی سلوک کے باعث ریڈیائی ہیئت میں بڑی سہولت ہو گئی ہے اور ہم دور دور کے اجسام کو جو کسی طرح بھی دیکھے نہیں جا سکتے ریڈیائی رنگ میں دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں - اور ان کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں -

جن امور کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان کے مطالعہ کے لئے بین الاقوامی تنظیم نے بہت سے آلات اور سامانوں کا انتظام کیا ہے جن میں مصنوعی سیارے، راکٹ، غبارے، بلندی پر پھٹنے والے بم، راڈار، دوربینیں، کیمرے اور اسی قسم کی بہت سی چیزیں شامل ہیں - ان سامانوں سے جو معلومات حاصل ہوں گی ان کو جمع کرنے، ان کی چھان بین کرنے اور ان سے نتائج اخذ کرنے کے لئے دنیا کے مختلف مقامات پر تسیل مراکز قائم کر دئے گئے ہیں - جب تمام معلومات مرتب ہو جائیں گی تو حاصل ہونے والے نتائج سے تمام ممبر ملکوں کو جو اس تنظیم میں حصہ لے رہے ہیں مطلع کر دیا جائے گا ٭

درخواستِ دعا

بندہ ان دنوں گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے - نیز کاروبار کی ترقی کے لئے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ، اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں دور کرے اور کاروبار میں ترقی دے -

(بشیر الدین احمد میڈیکل اسسٹنٹ نزد دلی بازار فرنگ لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اجتماعی وقارِ عمل

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۳ء بروز اتوار بمقام شیر شاہ ٹانگا اسٹینڈ بالمقابل احمد رحمٰن فلور ملز کراچی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ایک اجتماعی وقارِ عمل منایا۔ وقارِ عمل ٹھیک ۸ بجے شروع ہوا اور ۲½ گھنٹے جاری رہ کر ۱۰½ بجے ختم ہوا۔

اس موقعہ پر سڑک کے دونوں جانب جہاں بڑے بڑے اور گہرے گڑھے تھے انہیں ۶۱۴ مربع فٹ جگہ میں مٹی ڈال کر ہموار کیا گیا۔ ۲۴ خدام اور ایک طفل نے بڑی جانفشانی سے کام کو سرانجام دیا۔ کام کے دوران ایک خادم کے پاؤں پر چوٹ آگئی۔ جس کی بروقت طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ اس کے لئے احمد رحمٰن فلور کے اسسٹنٹ مینیجر صاحب شکریہ کے مستحق ہیں۔

سڑک کو ہموار کرنے کے بعد ایک دوست کی تحریک پر قریب ہی گلی میں پڑے ہوئے کوڑا کرکٹ کو آگ لگائی گئی۔ تاکہ قرب وجوار کے لوگ تعفن اور مکھیوں کے گند سے محفوظ رہ سکیں۔ اس کام میں ۶ (چھ) خدام نے حصہ لیا۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

معاونینِ خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۲۷۶ - مکرم سید محمد خیر البشر صاحب آف پاکیسٹن کراچی ۶۰۷٫۰۰ روپے

۲۷۷ - محترمہ جہاں آرا بیگم صاحبہ بیگم کیپٹن صاحب الدین صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۳۰۰٫۰۰ ״

۲۷۸ - مکرم میجر عبد اللطیف صاحب اسلامیہ پارک لاہور۔ ۳۰۰٫۰۰ ״

۲۷۹ محترمہ بیگم صاحبہ ״ ״ ״ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ (اہلیہ مکرم بابو اکبر علی صاحب مرحوم) ۳۰۰٫۰۰ ״

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

حافظ کلاسز کے متعلق ضروری اعلان

۱۶ رمئی کے الفضل میں نظارت اصلاح وارشاد نے حافظ کلاسز کے متعلق اعلان کیا تھا۔ جماعتوں کی طرف سے درخواستیں آنے پر نظارت اصلاح وارشاد حسب ذیل دس جماعتوں کا انتخاب کیا۔ اور بجٹ کے لئے صدر انجمن میں منظوری کے لئے درخواست بھجوادی۔ چنانچہ زیر ریزولیوشن ۴۵/۶۴، ۲۶٫۷٫۶۴ معلمین کے لئے ۱۰۰/۴ روپے کی رقم صدر انجمن نے منظور فرمائی ہے۔ اور اگست ۱۹۶۴ء سے باقاعدہ کلاسیں جاری ہونی چاہئیں۔

نصف رقم مرکز دے گا۔ اور نصف مقامی جماعت۔ ذیل میں منتخب شدہ جماعتوں کا اعلان کیا جاتا ہے۔ امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ باقاعدہ کلاسیں جاری کر کے نظارت اصلاح وارشاد میں اطلاع فرمادیں۔ مکرر واضح رہے۔ کہ حافظ کلاسز میں جو معلمین کام کریں گے۔ ان کی تنخواہ کا نصف حصہ مرکز مقامی جماعت کے افسر یا صدر کی معرفت بھجوادیا کرے گا۔ اور نصف باقی مقامی جماعت ادا کرے گی۔ مجلس مشاورت کا یہی فیصلہ ہے اور اسی کے مطابق عمل ہو۔ منتخب شدہ جماعتیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) جماعت احمدیہ گنج - لاہور - (۲) جماعت احمدیہ کراچی - (۳) جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔
(۴) راولپنڈی - (۵) باغ (آزاد کشمیر) - (۶) جماعت شادو - (۷) جماعت گھسیٹ پورہ۔
(۸) کھاریاں - (۹) جماعت چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا - (۱۰) جماعت اوکاڑہ۔

یہ بھی واضح رہے کہ نظارت اصلاح وارشاد۔ حافظ کلاسز کا معائنہ کیا کرے گی۔ اور رپورٹ ماہوار نظارت میں آنی چاہیئے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستہائے دعا

۱ - مکرم محمد ابراہیم صاحب عمادی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں کافی عرصہ سے بیمار رہتے ہیں۔ مختلف عوارض لاحق ہیں۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل وکرم سے شفا عاجلہ وصحت کاملہ عطا فرماوے۔ (حکیم صوفی دین محمد گوجرانوالہ شہر)

۲ - عزیز ساجد احمد ابن چوہدری محمد ضیاء اللہ صاحب اورنٹیل سلک ملز لمیٹڈ فیروزپور روڈ لاہور کا مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۹۶۴ء کو میو ہسپتال میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت عزیز کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (ملک سعادت احمد ۹۷ - انارکلی لاہور)

۳ - میرا چھوٹا بھائی نصر اللہ عرصہ سے ضلع شیخوپورہ میں ایک مقدمہ میں گرفتار ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو باعزت بری کرے۔ نیز ہمیں ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے۔
(محمد ظفر اللہ پسر چوہدری اللہ مہر نمبردار مرحوم موضع راکہ تھانہ چوہنگ تحصیل وضلع لاہور)

۴ - برادرم مکرم ڈاکٹر مومن حسن صاحب ملک ریلوے کیرن ہاسپیٹل لاہور کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(خاکسار ملک صفی اللہ خاں لیبارٹری اسسٹنٹ ریلوے کیرن ہاسپتال لاہور)

۵ - مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی ابو المبارک محمد عبد اللہ صاحب جوڑوں میں درد کی وجہ سے عرصہ دو ماہ سے پسرور ضلع سیالکوٹ میں بیمار ہیں۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان بیماری سے شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (محمد احمد گولبازار ربوہ)

۶ - خاکسار نے اس سال ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ (مطلوب الٰہی - حلقہ بھاٹی گیٹ - لاہور)

۷ - میری چھوٹی بچی معذور ہے اس کا ایک ہی بازو ہے اور وہ بھی آدھا اس میں ایک ہی ہڈی ہے وہ کھیلتے ہوئے جب گرتی ہے تو ہڈی ٹوٹ جاتی ہے۔ اب تیسری دفعہ اس کو حادثہ پیش آیا ہے۔ دوست دعا فرمادیں خدا تعالیٰ اس معذور بچی کے حال پر رحم فرمائے اور آئندہ ایسے حادثہ سے محفوظ رکھے اور اس کا حافظ وناصر ہو۔ (خاکسار منشی محمد صادق مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی)

۸ - میری آٹھ سالہ بچی پروین رعنا ایک ماہ سے ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ شافی مطلق عزیزہ کو کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

میری نواسی عزیزہ عنبر بنت شیخ عبد السمیع صاحب فیکٹری ایریا لائل پور اور عزیزہ کی نانی اماں محترمہ بیگم شیخ محمد محسن صاحب مرحوم کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔
(احقر خادم حسین - سیکشن آفیسر - کراچی)

۹ - میں تقریباً چھ ماہ سے ریڑھ کی ہڈی کے ورم سے بیمار ہوں۔ بہت گھبراہٹ ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ (ناصرہ حق بنت ڈاکٹر فضل حق صاحب جھنگ صدر)

۱۰ - میں آج کل بہت سی مشکلات میں ہوں چھوٹی بچی کو بخار ہے۔ مالی مشکلات بھی درپیش ہیں۔ اس کے علاوہ بعض محکمانہ مشکلات بھی ہیں۔ سب احمدی بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔
(خاکسار سلطان محمد خاں احمدی انچارج شفاخانہ حیوانات۔ خانقاہ مبارک ضلع بہاولپور)

۱۱ - میرے لڑکے عبد الستار صاحب قمر کی رکشا الٹ جانے کی وجہ سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (دین محمد مین بازار گنج مغلپورہ لاہور)

۱۲ - عاجز کی شادی ہوئے بیس سال کا عرصہ ہوا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے تاحال عاجز اولاد سے محروم ہے۔ بزرگان سلسلہ واحباب جماعت دعا فرمادیں۔ مولا کریم عاجز کو اولاد نرینہ عطا فرمادے۔
(خاکسار خلیل الدین احمد خاں ہیڈ مولوی تیاالی ہائی سکول ضلع کٹک اڑیسہ (بھارت))

۱۳ - بابو عبد القدیر صاحب بخشی دالا گوجرانوالہ کے بھائی عبد الحفیظ صاحب نے بی۔ اے کا اور عبد الحکیم صاحب نے بی۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے احباب دونوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(نوٹ) بابو عبد القدیر صاحب نے ایک مستحق دوست کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں مزید خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین

۱۴ - عزیز نیر عبد اللہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نوٹ) مکرم ڈاکٹر ایس۔ ایم عبد اللہ صاحب وزیر آباد نے دو مستحق اصحاب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اور بھی ایثار وقربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (مینیجر روزنامہ الفضل)

۱۵ - میری ہمشیرہ امۃ القدیر صاحبہ۔ ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کا پچھلے ماہ اپریشن ہوا تھا اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ تاہم ابھی پوری طرح صحت بحال نہیں ہوئی۔ نیز میری چھوٹی بہن عزیزہ امۃ الباسط بھی بخار کی وجہ سے تقریباً ایک ماہ بیمار رہی ہیں کمزور بہت ہو گئی ہے احباب جماعت ۴۴

۴۴ - دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔
(شاہد احمد پرنس کورٹ - ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

۱۶ - مکرم میاں فضل الٰہی صاحب لانہ موسیٰ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب صحت یابی کیلئے دعا فرمادیں۔ (میاں خالد مسعود کندیاں ضلع میانوالی)

جنوب مشرقی ایشیا جنگ کے دہانے پر

ہند چینی کی ریاستوں کا مستقبل کیا ہوگا

فرانس نے ۱۸۱۹ء سے جنوب مشرقی میں اپنی نوآبادیاں قائم کرنا شروع کی تھیں۔ ۸۰ سال کی جدوجہد کے بعد ۱۹۰۷ء میں فرانس نے لاؤس کمبوڈیا اور ویٹ نام کے علاقوں پر قبضہ مکمل کر لیا اور ہند چینی کا پورا علاقہ فرانس کی نوآبادی بن گیا۔

دوسری جنگ عظیم میں فرانس نے اپنی فوجیں اس علاقہ میں اتار دیں اور فرانس کو ہند چینی کا علاقہ خالی کرنا پڑا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد ۱۹۴۵ء میں ہند چینی کا علاقہ دوبارہ فرانس کے قبضہ میں آ گیا۔ لیکن فرانس کو دوسری جنگ عظیم کے بعد اس علاقہ میں کبھی سکون نصیب نہیں ہو سکا۔ کمیونسٹ اور ہند چینی کے قوم پرستوں نے فرانسیسی سامراج کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اور فرانسیسی فوجوں کو پے در پے شکستیں کھانا پڑیں۔ فرانسیسی فوج کو ۱۹۵۴ء میں ڈین بن پھو کے مقام پر زبردست شکست ہوئی اور فرانس عملاً اس علاقہ سے دست بردار ہونے کو تیار ہو گیا۔

ہند چینی کے علاقہ کو آزادی دینے کے لئے ۱۹۵۴ء میں بڑی طاقتوں کی جنیوا کانفرنس شروع ہوئی۔ اس میں جمہوریہ چین بھی شامل تھا جنیوا کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق اس علاقے کو لاؤس کمبوڈیا اور ویٹ نام کی ریاستوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ کانفرنس کے ایک اور فیصلہ کے مطابق ویٹ نام کے علاقہ کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ البتہ اس کے لئے یہ شرط رکھی گئی کہ ویٹ نام کو عام انتخابات کے بعد متحد کر دیا جائے گا۔ جمہوری طور پر ان تمام علاقوں کو خود مختار تسلیم کر لیا گیا۔

جنوبی ویٹ نام

فرانس نے جنیوا معاہدہ کے تحت ۱۹۵۴ء میں جنوبی ویٹ نام کو آزاد کر دیا۔ سب سے پہلے آنجہانی صدر نگو ڈین ڈیم نے ملک میں حکومت بنائی کمیونسٹ گوریلوں کی کارروائیوں کے باوجود ان کی حکومت بڑی مضبوط ثابت ہوئی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ کمیونسٹ گوریلوں کی طاقت بڑھتی گئی۔ اور صدر نگو ڈین ڈیم نے ان کو کچلنے کے لئے سخت اقدامات کئے اس سے ملک میں ان کی حکومت بدنام ہو گئی

گزشتہ سال نومبر میں امریکی حکومت کی رضامندی اور امداد سے جنرل ڈونگ وان منہ نے ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور صدر نگو ڈین ڈیم قتل کر دیئے گئے۔

دو ماہ کے بعد ملک میں ایک انقلاب آیا اور جنوبی ویٹ نام کی موجودہ حکومت کے سربراہ جنرل نگوین کھان نے جنرل ڈونگ وان مین کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ لیکن مین کی طرح جنرل کھان بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جنوبی ویٹ نام کی فوج کمیونسٹ گوریلوں کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گئی ہے۔

شمالی ویٹ نام

ہند چینی کی آزادی کے بعد شمالی ویٹ نام میں کمیونسٹ لیڈر ہوچی منہ نے حکومت بنائی جسے اشتراکی اصولوں پر استوار کیا گیا۔ چین اور روس شمالی ویٹ نام کو امداد دیتے ہیں۔ گزشتہ دس سال میں یہاں کوئی انقلاب نہیں آیا۔

لاؤس

جب سے لاؤس کو آزادی ملی ہے اس کے دو صوبوں پر کمیونسٹ نواز پیتھیٹ لاؤ کا قبضہ ہے۔ لاؤس کے غیر جانبدار وزیر اعظم شہزادہ سوانا پھوما نے ملک میں مخلوط حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ ۱۹۵۷ء میں انھوں نے پیتھیٹ لاؤ لیڈروں کو مرکزی حکومت میں شامل کیا۔ لیکن اس کے باوجود ملک میں امن بحال نہ ہو سکا۔ ملک میں دایاں بازو اور غیر جانبدار تین جماعتیں ہیں جن میں لڑائی رہتی ہے۔ ملک میں کئی انقلاب آئے اور کئی مرتبہ شدید خانہ جنگی ہو چکی ہے۔

۱۹۶۲ء میں لاؤس کا مسئلہ حل کرنے کے لئے جنیوا میں ایک کانفرنس طلب کی گئی۔ نتیجۃً اس میں لاؤس کی تینوں جماعتوں نے مخلوط حکومت بنانے اور ملک میں امن بحال رکھنے کی ذمہ داری قبول کر لی تھی۔

گزشتہ دنوں مغرب نواز دائیں بازو اور غیر جانب جماعتوں میں مفاہمت بڑھ گئی جب پیتھیٹ لاؤ نے پھر جنگ شروع کر دی

کمبوڈیا

آزادی کے بعد لاؤس اور ویٹ نام کی طرح کمبوڈیا خانہ جنگی کا شکار نہیں ہوا۔ کمبوڈیا کے حکمران شہزادہ سیہانوک نے ملک میں سیاسی عدم استحکام پیدا نہیں ہونے دیا۔ انھوں نے اپنے سیاسی مذہب کمیونسٹوں اور انتہا پسندوں کو ملک میں اثر و نفوذ بڑھانے کا موقع ہی نہیں دیا۔ البتہ بین الاقوامی سطح پر کمیونسٹ انھیں پریشان کرتے رہے گزشتہ ایک سال سے انھوں نے اپنی پالیسی میں تبدیلی کی ہے وہ جنوب مشرقی ایشیا میں امن اور سیاسی استحکام کے لئے اس علاقہ کو غیر جانبدار بنانا ضروری سمجھتے ہیں۔" (روزنامہ مشرق لاہور)

درخواست دعا

میرے بھائی بشیر احمد صاحب بسمل مربی سلسلہ احمدیہ گوجرہ ضلع لائل پور کچھ عرصہ سے گلے کی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (ایم۔ ایس۔ اختر۔ ربوہ)

جنوبی ویت نام میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا

شمالی ویت نام کی قسمت کا فیصلہ اگلے ہفتہ ہو جائے گا!

سائیگون ۸ اگست۔ جنوبی ویت نام میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے اور کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مارشل لاء کی عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں جنوبی ویت نام کے وزیراعظم جنرل کھان نے کل سائیگون میں اعلان کیا کہ شمالی ویت نام ہمارا سرحد پر حملے کی تیاریاں کر رہا ہے لیکن ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ کمیونسٹوں کے حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام تدابیر اختیار کر لی گئی ہیں۔ اور اگلے ہفتے شمالی ویت نام کی قسمت کا فیصلہ ہو جائے گا۔

جنرل کھان نے کمیونسٹوں کو خبردار کیا کہ وہ جنوبی ویت نام میں تخریبی سرگرمیوں سے باز آ جائیں ورنہ انہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ تخریب پسندوں اور افواہیں پھیلانے والوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے فوجی عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں اس کے علاوہ خبروں پر سنسر لگا دیا گیا ہے کمیونسٹوں اور شمالی ویت نام کی سرحد کے ساتھ ساتھ فوج کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ایجنسی فرانس پریس نے خبر دی ہے کہ جنوبی ویت نام کی فوج اور کمیونسٹ چھاپہ ماروں میں زبردست لڑائی چھڑ گئی ہے اور جنوبی ویت نام کے سو سے زیادہ فوجی ہلاک ہو گئے ہیں کمیونسٹوں نے ایک سپلائی لائن بھی تباہ کر دی ہے۔ امریکہ جنوبی ویت نام کو مزید فوجی کمک بھیج رہا ہے اور بی ۵۷ قسم کے بمبار طیارے سائیگون روانہ ہو گئے ہیں رائٹر کی اطلاع کے مطابق امریکہ نے لڑاکا طیاروں کے دو سکواڈرن تھائی لینڈ بھیج دیئے ہیں۔

شمالی ویت نام کی حکومت نے پھر امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ شمالی ویت نام پر امریکہ کے حملے سے سارا جنوب مشرقی ایشیا جنگ کی لپیٹ میں آ جائے گا۔ ہنوئی ریڈیو نے کل شمالی ویت نام کی متحدہ کونسل کا ایک بیان نشر کیا جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کا حملہ ۱۹۵۴ء کے جنیوا کانفرنس کی خلاف ورزی ہے اور اس سے سارے علاقہ میں جنگ پھیل جائے گی۔ بیان میں متنبہ کیا گیا ہے کہ ہم امریکہ کی جارحانہ کارروائیوں کا منہ توڑ جواب دیں گے!

شمالی ویت نام کی اپیل

دریں اثناء شمالی ویت نام کی حکومت نے جنیوا کانفرنس میں شرکت کرنے والے تمام ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ امریکی جارحیت کو ختم کرانے میں مدد کریں۔ حکومت نے خاص طور پر کمیونسٹ ملکوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ جنوبی ویت نام میں بے شمار فوج جمع کر رہا ہے اور جنگی ساز و سامان دھڑا دھڑ پہنچایا جا رہا ہے اور اس جنگی کارروائی کا مقابلہ کرنے کے لئے شمالی ویت نام سوشلسٹ ممالک

سے امداد کا طالب ہے

شمالی ویت نام کی حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی حملہ کے دوران طیارہ شکن توپوں نے ۸ امریکی بمبار طیارے گرائے ہیں اور ایک امریکی پائلٹ کو گرفتار کر لیا ہے جو حملے کرنے والے پہلے سکواڈرن میں شامل تھا۔ شمالی ویت نام کی حکومت نے اس حملے کے سلسلے میں جو بیان نکالا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ نے اشتعال کے بغیر شمالی ویت نام کے خلاف شرمناک جارحانہ کارروائی کی ہے اور جان بوجھ کر ہند چینی کی جنگ کو پورے جنوب مشرقی ایشیا میں پھیلانے کی کوشش کی ہے ہم امریکہ کو یہ انتباہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی جارحانہ کارروائیوں کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور ویت نام کے عوام ایسی جارحانہ سرگرمیوں کو ناکام بنا دیں گے۔ اعلان میں پھر اس بات کو دہرایا گیا ہے کہ گذشتہ ماہ امریکی بمبار طیاروں نے شمالی ویت نام کے علاقہ پر حملہ کیا تھا۔ اور یہ کہ امریکی بحری جہازوں پر شمالی ویت نام کی تارپیڈو کشتیوں نے کوئی حملہ نہیں کیا بلکہ امریکہ نے شمالی ویت نام پر حملہ کرنے کے لئے یہ افسانہ تراشا ہے تاکہ جارحانہ کارروائی کا جواز پیدا کیا جا سکے

امریکی وزیر دفاع کا اعلان

امریکی وزیر دفاع مسٹر میکنامارا نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شمالی ویت نام پر حملے کی تفصیلات بیان کیں اور بتایا کہ اس حملے میں ویت نام کی تارپیڈو کشتیوں اور پٹرول کے ذخیروں کے علاوہ طیارہ شکن توپوں کے سات اڈے بھی تباہ کر دیئے گئے۔ مسٹر میکنامارا نے بتایا کہ بمبار طیاروں کے حملوں کے بعد امریکی مسرغرساں طیاروں نے بمبار کے علاقہ کے جو فوٹو لئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ طیارہ شکن توپوں کے اڈے برباد کر دیئے گئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جب مسرغرساں طیارے اس علاقہ پر پرواز کر رہے تھے تو ان پر طیارہ شکن توپوں سے حملہ نہیں کیا گیا۔ طیارہ شکن توپوں کے اڈے دنیہ کے مقام پر پٹرول کے ذخیروں کے قریب واقع ہیں۔ مسٹر میکنامارا نے بتایا کہ گذشتہ دو روز میں خلیج ٹونکن میں نہ امریکی جہازوں پر مزید کوئی حملہ ہوا ہے اور نہ امریکی بمبار طیاروں نے شمالی ویت نام کے خلاف مزید کارروائی کی ہے اور اب امریکی جہاز حسب معمول خلیج ٹونکن میں گشت کر رہے ہیں

پاکستان نے شمالی ویت نام پر حملہ کی حمایت نہیں کی

وزیر خارجہ نے امریکی ترجمان کے بیان کی تردید کر دی

راولپنڈی ۸۔ اگست ــــ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے امریکی محکمہ خارجہ کے اس بیان کی پرزور تردید کی ہے کہ پاکستان نے شمالی ویت نام میں امریکی فوجی کارروائی کی حمایت کی ہے۔ محکمہ خارجہ کے اس بیان کو کل "وائس آف امریکہ" اور "آل انڈیا ریڈیو" نے نشر کیا تھا۔

وزیر خارجہ نے دونوں ریڈیو سٹیشنوں کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس بارے میں میرا کل کا بیان بالکل صاف ہے۔ پاکستان کو اس علاقے میں محدود بنیاد پر اس قسم کی کارروائیوں پر بھی تشویش تھی جس کا وہ اظہار بھی کر چکا ہے۔ ان حالات میں پاکستان اس قسم کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں کی کس طرح حمایت کر سکتا ہے۔

"آل انڈیا ریڈیو" نے "وائس آف امریکہ" کے حوالے سے یہ خبر دی تھی کہ فلپائن اور تھائی لینڈ کے علاوہ پاکستان نے بھی امریکہ کی حمایت کی ہے۔ ریڈیو نے بتایا تھا کہ اس سلسلہ میں اعلان جاری کیا گیا ہے۔ وزیر خارجہ نے بتایا کہ پاکستان نے اس بارے میں کوئی اعلان جاری نہیں کیا۔

ویت نام کے نمائندے بھی شریک ہوں گے کونسل نے پرسوں روس کی درخواست پر بحث ملتوی کر دی تھی۔

روسی اور چینی فوج شمالی ویت نام

نہیں پہنچی

واشنگٹن ۸۔ اگست ــ امریکی وزیر دفاع مسٹر رابرٹ میکنامارا نے شمالی ویت نام میں روس اور چین کی فوجوں کے اجتماع کی خبر کی تردید کر دی ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ممکن ہے چین شمالی ویت نام کے دفاع کے لئے لڑاکا طیارے بھیج دے البتہ ابھی تک اس علاقے میں چین اور روس کی فوجوں کی آمد کے متعلق کوئی خبر نہیں۔

ویت نام کے سوال پر سلامتی کونسل کا

اجلاس

اقوام متحدہ ۸ اگست ــ کل یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ خلیج ٹونکن کے واقعات پر بحث کے لئے آج پھر اجلاس ہوگا۔ اس میں شمالی اور جنوبی

دعائے مغفرت

نائیجیریا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ہماری جماعت کے ایک نہایت مخلص دوست الحاج ایم۔ اے فنشو صاحب (ALHAJ M. A. FUNSHO) طویل علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔

آپ بمع اپنے دیگر بھائیوں کے بہت پرانے احمدیوں میں سے تھے اور جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے۔ آپ ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھے آخری ایام میں ان کی بیماری بہت تکلیف دہ ہو گئی تھی لیکن اس کے باوجود وہ جماعت کی ترقی کی خبروں میں کافی دلچسپی لیتے تھے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

(خاکسار نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

تربیتی کلاس ۹۶۔ گ۔ ب صرتح

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱۔ ۱۲۔ اگست بروز منگل۔ بدھ ۹۶ گ۔ ب صرتح میں تربیتی کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ یہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۱ اگست بروز ہفتہ ۵ بجے سے شروع ہو کر مورخہ ۱۲ اگست ۶ بجے تک جاری رہے گی۔

۹۶ گ۔ ب صرتح ۶۴ گ۔ ب۔ ۹۴ گ۔ ب شتکو کے احباب سے خصوصاً اور دیگر احباب سے عموماً التماس ہے کہ وہ اس کلاس کے روحانی اور دینی ماحول سے مستفید ہوں۔ تربیتی کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرمائیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴